رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ ۔ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

تار کا پتہ:- الفضل قادیان

روزنامہ

الفضل

قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

THE DAILY
ALFAZL; QADIAN.

ایڈیٹر غلام نبی

قیمت دو پیسے

جلد ۲۳ | مورخہ ۲۵ صفر ۱۳۵۵ھ | یوم یکشنبہ | مطابق ۱۷ مئی سنہ ۱۹۳۶ء | نمبر ۲۶۶

احرار کانفرنس امرتسر میں احرار کی فتنہ پردازیاں

احرار کو امرتسر میں کانفرنس منعقد کرنے پر جس قدر ناکامی اور نامرادی ذلت اور رسوائی کا سامنا کرنا پڑا ہے۔ اس کا ذکر اردو اور انگریزی۔ ہندو اور مسلم پریس میں پوری وضاحت کے ساتھ آچکا ہے۔ اور اگر کچھ کسر رہ گئی تھی۔ تو وہ ترجمان احرار "مجاہد" کے اس پرچہ نے پوری کردی ہے۔ جس میں کانفرنس کی مفصل روداد شائع کی گئی ہے:۔

اس روداد کے پڑھنے سے ہر سمجھدار انسان جن نتائج پر فوراً پہونچ سکتا ہے ان کا مختصراً ذکر ذیل میں کیا جاتا ہے:۔

سب سے پہلی چیز تو یہ نظر آتی ہے۔ کہ احرار کو جن سے عداوت اور کینہ ہے۔ ان کے خلاف انہوں نے انتہائی بدزبانی۔ اور فحش کلامی سے کام لیا ہے۔ اور خصوصیت سے جماعت احمدیہ کے خلاف بدتہذیبی اور ننگا پن کا مظاہرہ کرنے میں انتہا کردی ہے۔ مثلاً جمعیۃ العلماء دہلی کے ناظم مولوی احمد سعید نے کہا:۔ "مرزا غلام احمد اور بشیر روپیہ تو لیں محمد رسول اللہ کی شریعت کے بہانے سے۔ اور خرچ کریں زنا شراب پر" لعنۃ اللہ علے الکاذبین۔ معلوم ہوتا ہے گاندھی جی کے اس چیلے نے شرم و حیا کو بالکل ترک کرکے احرار کے جلسہ میں گندہ دہنی کا مظاہرہ کرنا مناسب سمجھا۔ اور بانی سلسلہ احمدیہ اور دیگر پیشواؤں پر وہ ناپاک الزام لگانے سے باز نہ آیا۔ جس کی اسلام نے نہایت کڑی سزا رکھی ہے:۔

پھر احرار نے اپنی غداری۔ نمک حرامی۔ اور ملت فروشی پر پردہ ڈال کر اور شور بپا کر اپنی بریت ثابت کرنے کی سر توڑ کوشش کی ہے۔ مثلاً مولوی عطاء اللہ نے پبلک کو اپنے سخت خلاف پاکر اور اپنے جرائم کے جواز میں کوئی معقول دلیل نہ رکھتے ہوئے مسجد شہید گنج کا ذکر کرکے کہا۔ "میں اپنی تلوار تمہارے ہاتھ میں دیتا ہوں۔ جس کو گناہگار سمجھو۔ اسے اپنے ہاتھ سے قتل کردو"

یہ کہنے پر جب کسی کا دل پسیجتے نہ دیکھا۔ تو پھر کہا:۔ "تم لوگ گدھے پر الٹا مجھے سوار کرو۔ تلوار سے قتل کرو۔ گالیاں دو"

اگرچہ یہ سب کہنے کی باتیں۔ مگر ان سے یہ تو ظاہر ہے۔ کہ احرار کے "امیر شریعت" پر بھی واضح ہوگیا ہے۔ کہ مسلمان انہیں منہ لگانے کے قابل نہیں سمجھتے۔ اور ناقابل معافی جرم کے مجرم قرار دیتے ہیں۔ مولوی عطاء اللہ نے یہی رونا روتے ہوئے کہا:۔ "پھولوں کے ہاروں سے لیڈری اور خدمت کرنی آسان ہے۔ مگر جوتوں کی بارش اور گالیوں میں خدمت کرنی مشکل ہے ہم نے امت مسلمہ کو بچا لیا ہے" گویا اب مسلمان احرار کے گلے میں بجائے پھولوں کے ہار ڈالنے کے ان پر جوتوں اور گالیوں کی بارش برسا رہے ہیں۔ اس سے معلوم ہو سکتا ہے کہ مسلمان انہیں کتنے بڑے مجرم سمجھتے ہیں:۔

احرار کی تقریروں سے تیسری بات جو معلوم ہوتی ہے۔ وہ یہ ہے۔ کہ ہر ضرب جو ان کے کاسۂ سر پر پڑتی ہے۔ اور ہر چوٹ جو ان کے سینہ کو توڑتی ہے۔ اس میں انہیں احمدیوں کا ہاتھ نظر آتا ہے۔ مولوی عطاء اللہ نے کہا۔ "اشتہار چھپا ہے۔ کہ احرار کانفرنس میں شامل ہونا حرام ہے۔ میں کسی جگہ گاڑی سے اترا۔ مرزائی ساتھ اترے۔ میں شہر میں داخل ہوا۔ مرزائیوں نے اشتہارات چسپاں کرنے شروع کردیئے۔ مگر وہ اشتہار مسلمانوں کی طرف سے شائع ہوئے تھے"

کیا یہ عجیب بات نہیں۔ کہ ایک طرف تو جب وہ ذوق کی لیتے ہیں۔ تو یہاں تک کہہ گزرتے ہیں کہ اگر ہم تھوکنے بھی لگیں۔ تو قادیان کو بہا دیں۔ لیکن جب رونے پر آتے ہیں۔ تو انہیں ہر جگہ اپنے خلاف احمدی ہی احمدی نظر آتے ہیں۔ اور کوئی عجب نہیں۔ راتوں کو اپنے گھروں میں یہ کہتے ہوئے بڑبڑا اٹھتے ہوں کہ احمدیوں نے ہمارا دن کا چین تو حرام کیا ہی تھا۔ ہمارے گھروں میں گھس کر رات کی نیند بھی بے مزہ کردی ہے:۔

ایک خاص بات جس پر بہت زور دیا گیا۔ اور جس کی وجہ سے جماعت احمدیہ کو گشتنی اور گردن زدنی کہا گیا ہے۔ یہ ہے۔ کہ "مسلمان جو ہزارہا ٹکڑوں میں منتشر ہیں۔ یہ محمد رسول اللہ کے نام پر جمع ہو جاتے ہیں۔ کعبہ کو جاتے ہیں تو اکٹھے ہو جاتے ہیں۔ اس اکٹھے ہونے کو بند کرنے کے لئے انگریز نے نیا نبی اور نیا کعبہ بنا دیا۔ تاکہ یہ مرکز اسلامی ٹوٹ جائیں تاکہ عیسائیت کو کامیاب کیا جائے۔ اور عیسائیت اس کے بغیر کامیاب نہیں ہو سکتی۔ یہ داؤ انگریز کا کہیں نہ چلا۔ نہ شام میں۔ نہ فلسطین میں نہ ترکی میں۔ نہ افغانستان میں۔ کیونکہ یہ ملک آزاد تھے۔ یہ داؤ ہندوستان میں ہی چلا"

ایک طرف اس ناپاک الزام کو رکھئے اور دوسری طرف اسی انگریز کی حکومت میں ایک عرصہ سے جس قدر ظلم و ستم جماعت احمدیہ پر احرار کر رہے ہیں۔ اور کھلم کھلا کر رہے ہیں۔ اسے دیکھئے کیا اس سے صاف معلوم نہیں ہو جاتا۔ کہ جماعت احمدیہ پر یہ الزام محض اس لئے لگایا جا رہا ہے۔ کہ اسلام کے مقابلہ میں عیسائیت کو سرنگوں کرنے والی جماعت احمدیہ کو حکومت کے بعض کارندوں کی امداد حاصل کرکے ناکام بنانے کے لئے احرار نے جو کوشش شروع کر رکھی ہے۔ اس پر پردہ ڈالا جائے۔ ورنہ کس کی عقل و فکر میں یہ بات آسکتی ہے کہ انگریزوں نے عیسائیت کو کامیاب بنانے کے لئے کھڑا تو احمدیہ جماعت کو کیا ہو لیکن اسی انتہائی ظلم و ستم کرنے کے لئے احرار کو کھلا چھوڑ دیا ہو۔ جو اڑھائی سال سے احرار جو جو ستم جماعت احمدیہ پر کر رہے ہیں۔

اور ابھی امرتسر کانفرنس میں انہوں نے جو کچھ کیا ہے۔ وہ شرمناک ظلم ہے۔ مولوی حبیب احمد کا وہ ایک ہی فقرہ جو اوپر نقل کیا گیا ہے۔ جماعت احمدیہ کے لئے ایذا رسانی کی انتہا ہے۔ اور حکومت کے عدل و انصاف کے لئے کھلا چیلنج۔ حکومت اس وقت تک اس قسم کے بیسیوں چیلنج ہضم کر چکی ہے۔ اور سب کچھ دیکھتی ہوئی ٹس سے مس نہیں ہونا چاہتی۔ مگر کہا یہ جاتا ہے۔ کہ باعث احمدیوں کو حکومت نے کھڑا کیا ہے۔ اس سے بڑھ کر جھوٹ اور کذب بیانی کیا ہو سکتی ہے:

حقیقت یہ ہے۔ کہ جماعت احمدیہ پر احرار کے مظالم کا جو سلسلہ جاری ہے۔ اس نے جہاں مخالفین احمدیت کے اس اعتراض کا قلع قمع کر دیا ہے۔ کہ حکومت احمدیوں کی حمایت کرتی ہے۔ وہاں اس خیال کو بھی غلط کر دیا ہے۔ کہ احرار کی ستم کوشی کو حکومت کے اغماض سے طاقت حاصل ہو رہی ہے۔ اور یہ اغماض بتاتا ہے۔ کہ احرار جو الزام جماعت احمدیہ پر لگاتے ہیں۔ وہ ان کے متعلق واقعہ کی حیثیت رکھتا ہے:

امرتسر میں جماعت احمدیہ کا تبلیغی جلسہ

ضلع امرتسر کی جماعتوں کو ضروری اطلاع

جماعت ہائے احمدیہ ضلع امرتسر کا سالانہ تبلیغی جلسہ انشاء اللہ تعالےٰ ۱۷ مئی ۱۹۳۶ء کو ۸ بجے صبح بروز اتوار گول باغ میں منعقد ہوگا۔ گرد و نواح کی جماعتوں کو شامل ہو کر رونق بڑھانی چاہیئے: (ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان)

”دشمن دلائل و براہین سے عاجز آکر اوچھے ہتھیاروں پر اتر آتا ہے“

احرار کانفرنس امرتسر کے موقعہ پر احراریوں کا جدید نظریہ

اسلامی ہند کی واحد نمائندہ مجلس احرار کے ڈکٹیٹر چودھری افضل حق اور دیگر ارکان کی امرتسر میں جو تواضع ہوئی ہے۔ اور ان کے زیبت یافتہ عقیدت مندوں نے انہیں جس طرح آڑے ہاتھوں لیا ہے۔ وہ اگرچہ افسوسناک ہے۔ مگر اس لحاظ سے نتیجہ خیز بھی ہے۔ کہ اس سے احراری لیڈروں کے حواس درست ہونے لگے ہیں۔ مسلمانوں کی نمائندگی کا جو بھوت ان کے سر پر سوار تھا وہ اتر رہا ہے۔ اور قیادت ملت کے جس نشہ میں سرشار تھے۔ وہ ہرن ہو رہا ہے۔ چنانچہ مسلمانوں کی طرف سے اس پر جوش خیر مقدم کے بعد جب ”زعمائے احرار“ ”حریت افروز تقریریں“ کرنے کے لئے جمع ہوئے۔ تو مسٹر مظہر علی نے ”جلوس کے ناخوشگوار واقعہ پر مختصر خیال کا اظہار کیا“ وہ ”مختصر خیال“ جو ”چودھری صاحب قبلہ کی اجازت“ سے کیا گیا۔ یہ تھا کہ

”حملہ آوروں کی یہ حرکت اس امر کا بین ثبوت ہے۔ کہ وہ پرلے درجہ کے بزدل اور کائر ہیں۔ کیونکہ یہ مسلمہ اصول ہے کہ جب دشمن اپنے آپ میں مقابلہ کی قوت نہیں پاتا۔ اور میدان میں آکر دلائل و براہین سے کام نہیں لے سکتا۔ تو اوچھے ہتھیاروں پر اتر آتا ہے۔ چاند پر تھوکنے سے چاند کی چمک یا حسن میں کوئی فرق نہیں آتا۔ بلکہ وہ تھوک تھوکنے والے کے مونہہ پر ہی پڑتا ہے۔“

(مجاہد ۱۲ مئی ۱۹۳۶ء)

اظہر صاحب نے جن خیالات کا اظہار کیا ہے۔ وہ تاریخ احرار میں بالکل عجیب ہیں لیکن اگر واقعی ان کا یہ عقیدہ ہے۔ تو کیا اسی طرح کسی بھرے مجمع میں کوئی احراری لیڈر ان شیطان نما انسانوں کو ”پرلے درجہ کے کائر اور بزدل“ کہنے کا حوصلہ رکھتا ہے جنہوں نے ۱۹۳۲ء میں بمقام سیالکوٹ کشمیر کمیٹی کے اجلاس کے موقعہ پر مسلسل دو گھنٹے سنگ باری کی تھی۔ اور ان کے اس فعل کو ”دلائل و براہین سے عاجز آکر اوچھے ہتھیاروں پر اتر آنا“ تسلیم کرے گا۔ پھر کیا جس خبیث فطرت نے جماعت احمدیہ کے مقدس بزرگ حضرت میرزا شریف احمد صاحب پر حملہ کیا۔ اور جنہوں نے یہ حملہ کرایا۔ قطع نظر اس سے کہ وہ کون تھے۔ کوئی احراری ان کے متعلق یہی الفاظ استعمال کر کے اصول پرستی کا ثبوت دے گا:

علاوہ ازیں مختلف مقامات پر جماعت احمدیہ کے افراد کے ساتھ ننگ انسانیت سلوک روا رکھنے والوں کے متعلق بھی مسٹر مظہر علی یا کوئی اور احراری کہے گا۔ کہ وہ دلائل و براہین سے عاجز آکر اوچھے ہتھیاروں پر اتر آئے ہیں۔ اور یہ ”تھوک تھوکنے والے کے مونہہ پر ہی پڑتا ہے“۔

اصل بات یہ ہے کہ ان لوگوں کا نہ کوئی اصول ہے اور نہ عقیدہ جہاں ان کا زور چلے۔ وہ انہی چیزوں کو بالکل جائز اور ضروری سمجھتے ہیں۔ جن کے اپنے اوپر وارد ہونے پر وہ اس قدر تلملا رہے ہیں۔ اور جب خود ایسی حرکات کا نشانہ بنیں۔ تو واعظانہ حیثیت اختیار کر لیتے ہیں:

میڈیکل سکول امرتسر میں داخلہ

میڈیکل سکول امرتسر میں داخلہ کے لئے درخواستیں بھیجنے کی میعاد میٹرک کا نتیجہ نکلنے کی تاریخ سے چودہ دن بعد تک ہے۔ درخواستیں پرنسپل صاحب میڈیکل سکول امرتسر کے نام آنی چاہئیں۔ امیدوار کی عمر ۱۶ اور ۲۱ سال کے درمیان ہونی چاہیئے اور اس نے میٹرک کے امتحان میں ۴۰۰ سے زیادہ نمبر حاصل کئے ہوں۔ اور سائنس لی ہو۔ نظر درست ہو۔ عام جسمانی حالت اچھی ہو۔ تفصیلات کے لئے پراسپکٹس گورنمنٹ پرنٹنگ پریس لاہور سے ۸ کے ٹکٹ پر منگوایا جا سکتا ہے۔ خاکسار عطاء الرحمٰن پریذیڈنٹ احمدیہ میڈیکل ایسوسی ایشن میڈیکل سکول امرتسر

درخواستہائے دعا

(۱) میں عرصہ چھ سات سال سے بیمار ہوں۔ اب میو ہسپتال میں داخل ہوا ہوں۔ احباب دعائے صحت کریں۔ خاکسار بشیر احمد انبالوی حال لاہور (۲) میرے والد صاحب بہت دنوں سے بیمار ہیں۔ احباب دعائے صحت کریں۔ خاکسار محمد اشرف سب اسسٹنٹ سرجن للہ ضلع جہلم (۳) میرے سارے بچے بعارضہ خسرہ بیمار ہیں۔ احباب ان کی صحت نیز میری مشکلات کے ازالہ کے لئے بھی دعا کریں۔ خاکسار محمد الدین تبال دہلی (۴) خاکسار کے والد عرصہ دراز سے افسران بالا کی بے جا ایذا رسانیوں کی وجہ سے مشکلات میں مبتلا ہیں۔ احباب دعا کریں اللہ تعالیٰ ان کی مشکلات دور فرمائے۔ خاکسار [illegible] سیالکوٹ

زمیندارہ کام کی نگرانی کے لئے ایک تعلیمیافتہ ملازم کی ضرورت

سندھ میں ایک ایسے تعلیم یافتہ آدمی کی ضرورت ہے۔ جو مزارعین یا خود کاشت کردہ کام کی نگرانی کر سکے۔ چالیس روپے ماہوار تنخواہ اور چوبیس من سالانہ غلہ دیا جائے گا۔ دو روپے سالانہ ترقی پچاس روپے ماہوار تک دی جائے گی۔ اور خاص طور پر کام اچھا ہونے کی صورت میں پچاس سے زیادہ بھی ترقی کا امکان ہے۔ زراعت کی کوئی کلاس پاس گرداور قانونگو یا نہری تجربہ رکھنے والے اور زمیندار پیشہ کو ترجیح دی جائے گی۔ چونکہ افسروں اور مزارعوں وغیرہ سے واسطہ پڑتا ہے۔ اس لئے وہی احباب درخواست دیں جو اس کام کے اہل ہوں۔ درخواستیں مندرجہ ذیل پتہ پر مقامی امیر یا پریذیڈنٹ کی تصدیق سے آنی چاہئیں:

(ع۔ س۔ معرفت مینیجر الفضل قادیان)

پنجاب میں مسٹر جناح کی ناکامی کے اسباب

اخبار سول اینڈ ملٹری گزٹ کے مسلم مراسلہ نگار نے ۱۲ مئی کی اشاعت میں مسٹر جناح کے اس طرز عمل پر جو انہوں نے اپنے مجوزہ انتخابی پروگرام کو پنجاب کی مختلف مسلم سیاسی پارٹیوں میں ہر دلعزیز بنانے کے لئے اختیار کیا۔ نہایت دلچسپ تبصرہ کیا ہے۔ اور واقعات کی رُو سے ثابت کیا ہے۔ کہ مسٹر جناح ہر ایک کو خوش کرنے کی کوشش میں کسی ایک کو بھی خوش نہیں کر سکے۔ چنانچہ لکھا ہے:۔

مسٹر جناح کو اب پنجاب سے مایوس ہونے کی ضرورت نہیں۔ کیونکہ آل انڈیا مسلم لیگ کی مزعومہ پنجابی شاخ کے نو ارکان نے خواب غفلت سے بیدار ہو کر پریس کو ایک پُر تاخیر بیان دینے میں مستعدی کا اظہار کیا ہے۔ (یہ اس بیان کی طرف اشارہ ہے۔ جو ڈاکٹر اقبال وغیرہ نے حال میں مسٹر جناح کی تائید میں شائع کیا) بیان شائع کرنے والے ہمیں یہ یقین دلانا چاہتے ہیں۔ کہ "مسلمانانِ پنجاب کے تمام طبقات آئندہ انتخابات میں مسلمانوں کو منظم کرنے کے لئے مسٹر جناح کی سکیم کا خیر مقدم کرتے ہیں"۔ کسی شخص کے لئے اس بات کا سمجھنا صرف اسی صورت میں ممکن ہے۔ کہ وُہ پہلے یہ سمجھ سکے۔ کہ مسٹر جناح کی سکیم اور اس کا عملی یا کم از کم ذہنی مقصد کیا ہے۔ لیکن مشکل یہ ہے۔ کہ اپنی سکیم کے لئے مسلمانوں کی مختلف جماعتوں کی رضامندی حاصل کرنے کی کوشش میں مسٹر جناح اتنی متضاد اور متخالف باتیں کہہ گئے ہیں۔ کہ کوئی شخص حقیقۃً یہ نہیں بتا سکتا۔ کہ ان کا اصل پروگرام کیا ہے:۔

آل انڈیا مسلم لیگ کے اجلاس بمبئی میں جبکہ صوبجاتی مجالس وضع قوانین کے انتخابات کے متعلق انتظام کرنے کا مسٹر جناح کو اختیار دیا گیا تھا۔ ایک ریزولیوشن کے ذریعہ یہ بات پوری طرح واضح کر دی گئی تھی۔ کہ لیگ جدید آئین کی صوبجاتی سکیم کو باوجود اس کے بعض مایوس کُن پہلوؤں کے کامیاب بنانے اور جہاں تک ہو سکے۔ اس سے فائدہ اٹھانے کی خواہاں ہے۔ یہ ریزولیوشن ایک معین پالیسی کا آئینہ دار ہے۔ اور جہاں تک مجالس کے اندر کام کرنے کا تعلق ہے۔ آئین کو تباہ کرنے کی پالیسی اس پالیسی کے صریح نقیض ہے۔ اور یہ دونوں لائحہ ہائے عمل ایک دوسرے کے مخالف ہیں۔ مسٹر جناح ان دونوں کا خیر مقدم کرتے ہُوئے ایک ہی وقت میں دو مخالف سمتوں میں جانا چاہتے ہیں۔ مسلم لیگ کا ریزولیوشن انہیں اس بات پر آمادہ کرتا ہے۔ کہ آئین کو چلایا جائے۔ اور جو کچھ بھی اس میں ہے۔ اس سے فائدہ اٹھایا جائے۔ لیکن جب بعض احرار نمائندوں نے اعلان کیا۔ کہ وُہ آئین کو بالکل ناقابل قبول سمجھ کر اسے تباہ کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ اور مسلم لیگ کا ریزولیوشن ان کے نزدیک رجعت پسندانہ ہے۔ تو مسٹر جناح نے فوراً انہیں اس بات کی امید دلائی۔ کہ آئین کو تباہ کرنا ان کے انتخابی بورڈ کا سب سے بڑا مقصد ہے:۔

مسلم لیگ کا منتہائے مقصود درجہ نوآبادیات حاصل کرنا ہے۔ مولوی ظفر علی خاں نے جب مجلس اتحادِ ملّت کے لئے اس مقصد کو معیار سے بہت گرا ہوا پایا۔ تو مسٹر جناح نے بادشاہی مسجد لاہور میں ایک تقریر کے دوران میں یہ اعلان کر کے مولانا کو تحسین دلائی۔ کہ وُہ (مسٹر جناح) کامل آزادی کے حامی ہیں۔ گویا مسٹر جناح یوپی میں نواب آف چھتاری اور پنجاب میں پیر مہر شاہ۔ اور راجہ غضنفر علی کے اعتماد کو بھی قائم رکھنا چاہتے ہیں۔ اور ان لوگوں کا اعتماد بھی حاصل کرنے کے خواہشمند ہیں۔ جو آئین کو تباہ کرنے کا اعلان کر رہے ہیں:۔

مسٹر جناح نے پنجاب کی اتحاد پارٹی کے مسلم راہنماؤں کو اس بات کی دعوت دی کہ وُہ اپنی جماعت کو توڑ کر ان کی پارٹی میں شامل ہو جائیں۔ تا کہ تمام مسلمانوں کو فرقہ وار خطوط پر متحد کیا جائے۔ وُہ اتحاد پارٹی کو اس بات پر آمادہ کرنے میں کامیاب نہ ہُوئے۔ لیکن جہاں اتحاد پارٹی کو ان کی پیشکش تمام مسلمانوں کا متحدہ محاذ قائم کرنے کی بنا پر تھی۔ وہاں دوسری جماعتوں کے لئے اسی پیشکش کا مطلب اتحاد پارٹی کے خلاف جماعت قائم کرنا تھا:۔

احرار کے نزدیک مسٹر جناح ان سے اس بارے میں نیم رضامند ہیں۔ کہ لیگ کو چاہیئے۔ کہ احمدیوں کو رکنیت سے نکال دے لیکن لاہور کے شہری مسلم معززین کے بعض نمائندوں کے ساتھ انہوں نے اس بات میں بھی اتفاق کیا ہے۔ کہ ایک خالص سیاسی جماعت سے ان تمام لوگوں کے متعلق جو مسلمان کہلاتے ہیں۔ یہ مطالبہ احمقانہ مطالبہ ہے احرار لیڈروں کے ساتھ ان کی گفت و شنید کے دوران میں معلوم ہوتا تھا۔ کہ پنجاب میں مسلم لیگ کی پارٹی کا بیج اور اس کا سب سے بڑا سہارا احرار ہونگے۔ مگر اب راولپنڈی سے یہ اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ ایک پبلک لیکچر کے دوران میں انہوں نے مجلس اتحاد ملت کے مقامی راہنماؤں سے اس بات میں پورا پورا اتفاق کیا ہے۔ کہ احرار مسلمانوں کے تعاون کے تبھی حقدار ہو سکتے ہیں۔ جبکہ وُہ تحریک شہید گنج کے سلسلہ میں اپنی غلط روش کے متعلق تمام مسلمانوں سے معافی مانگیں:۔

یہ فی الحقیقت ایک تعجب انگیز بات ہے کہ کس قدر متناقض تجاویز اور اصول کے ساتھ مسٹر جناح اپنے مجوزہ انتخابی بورڈ کی تمام اطراف سے حمایت حاصل کرنے کے لئے ان سے اتفاق کرتے رہے ہیں۔ چنانچہ سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ کیا ان کی سکیم کا مقصد تمام مسلمانوں کا محاذ قائم کرنا ہے۔ یا صرف ان لوگوں کو متحد کرنا ہے۔ جو آئین کو تباہ کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ یا پھر اس سے ان کا مقصد صرف یہ ہے کہ ایسے لوگوں کو جمع کیا جائے۔ جو مختلف وجوہ کی بنا پر اتحاد پارٹی کو نقصان پہونچانا چاہتے ہیں۔ یا کیا ہر قادیانیوں کی مذمت اس مجوزہ جماعت کا سب سے بڑا اصل ہوگا۔ کیونکہ اگر مسٹر جناح نے احرار کو اس غوغا آرائی سے محروم کر دیا۔ تو وُہ احرار سے ان کی تجارت کا ذخیرہ۔ اور ان کی آمدنی کا سب سے بڑا ذریعہ چھین لیں گے۔ علاوہ ازیں کیا مجوزہ پارٹی اس انکسار آمیز پالیسی پر عمل کرے گی جس کا مسلم لیگ نے اعلان کیا ہے۔ یا آزادی اور آئین کو تباہ کرنے کے بلند بانگ دعاوی کی پیروی کرے گی۔ کیا اس میں یہ تجویز کی گئی ہے کہ پنجاب اسمبلی میں مسلمانوں کی ایک متحدہ جماعت بنائی جائے۔ جو ایک بہت بڑی مسلم وزارتی پارٹی کے قیام میں ممد ہو۔ یا اس کا مقصد یہ ہے کہ کانگرس کے ساتھ تعاون کر کے ہر وزارت کی مخالفت کی جائے۔ یا پھر ایک بہت بڑی غیر مسلم وزارتی پارٹی کے قیام میں مدد دیجائے:۔

یہ وُہ سوالات ہیں۔ جن پر ان لوگوں کو جنہوں نے جلدی میں مسٹر جناح کی سکیم کے متعلق سرگرمی کا اظہار کیا ہے۔ غور کرنا چاہیئے۔ میرے خیال میں سب سے پہلا کام جو مسلمانوں کو کرنا ہے۔ یہ ہے۔ کہ مسٹر جناح کی تجویز کے عملی پہلوؤں کو سمجھنے کی کوشش کی جائے۔ اس کا خیر مقدم کرنے یا اسے رد کرنے کی نوبت بعد میں آئے گی۔ بہر حال مسلم لیگ انتخابی بورڈ قائم کرنے کی تجویز کی تہ میں خواہ کچھ بھی مقاصد ہوں مسٹر جناح نے ایسا کام اپنے ہاتھ میں لیا ہے جس کی تکمیل حقیقۃً ان کی یا کسی اور واحد شخص کی طاقت سے باہر ہے:۔

مسٹر جناح صرف اسی کام کی تکمیل کی امید کر سکتے ہیں۔ کہ ایک پارٹی کو یہاں اور دوسری پارٹی کو وہاں اس بات کی ترغیب دیں۔ کہ وُہ اپنا لیبل تبدیل کرے۔ اور اپنے آپ کو مسلم لیگ پارٹی کہلانا شروع کر دے۔ لیکن یہ امر کہ وُہ لیگ کے پروگرام اور مختلف مقامی جماعتوں کے مخصوص پروگراموں کو سب کی ضروریات کے مطابق ایک کریں۔ بہت مشتبہ ہے:۔

پنجاب مسٹر جناح کی اس قسم کی ترغیبات کا موجودہ حالات کے ماتحت نہایت عمدہ میدان ہے۔ یہاں احرار کی سیاسی زندگی کا انحصار اتحاد پارٹی کی مخالفت پر ہے اور انہیں اس بات کی سخت ضرورت ہے۔ کہ کوئی ایسی اوٹ تلاش کریں جس کے پیچھے وُہ اپنے اصلی اغراض و مقاصد اور مالی تباہ حالی کو چھپا سکیں۔ شہری ہندو دل اور سکھوں کا ایک حصہ اتحاد پارٹی کے مخالف ہے اور وُہ اس کے رستہ میں مشکلات پیدا کرنے کیلئے اس حد تک بھی جانے کے لئے تیار ہے۔ کہ پان اسلام ازم کے اصول کو عارضی طور پر قبول کر لے یہ حصہ صُوبہ کے پریس پر قابض ہے۔ اسکے علاوہ یہاں ایسے لوگ بھی ہیں جو کسی سیاسی پلیٹ فارم سے محروم ہونے کی وجہ سے مجالس میں جانے سے قاصر ہیں۔ وہ ہر اس نے پلیٹ فارم کا خیر مقدم کرینگے اور اسوقت تک اس پر قائم رہیں گے جبتک انہیں یہ معلوم نہ ہو جائے۔ کہ وُہ پلیٹ فارم ان کے لئے لیجسلیچر میں جانے کا ذریعہ نہیں رہا۔ ان حالات میں مسٹر جناح کے لئے مشکل نہ تھا۔ کہ پنجاب کے ایک مضبوط پریس کی تائید حاصل کر لیں۔ اور ان تمام عناصر کو اکٹھا کر کے اپنا ہم آہنگ بنا لیں۔ لیکن اگر مسٹر جناح

نتیجہ یہ ہے۔ کہ وُہ کسی ایک کو بھی خوش نہیں کر سکی:۔

احرار مباہلین پنڈی بھٹیاں کی جھوٹی فتح

قبل اس کے کہ میں اصل موضوع کی طرف رجوع کروں۔ مباہلہ کی حقیقت۔ بیان کر دینا ضروری سمجھتا ہوں۔

شرائط مباہلہ

مباہلہ ایک قسم کی لعنت ہے جو فریقین اس وقت اپنے اوپر وارد کرنے کی جرأت کرتے ہیں۔ جبکہ متنازعہ فیہ امور کے تصفیہ کی کوئی اور صورت نظر نہ آئے۔ مباہلہ کے لئے مندرجہ ذیل شرائط کا ہونا لازمی ہے:۔

(۱) فریقین پر جس طرح ہو سکے اتمام حجت پورے طور پر کی جائے۔ تا فریقین ایک دوسرے کے دعوے اور عقائد کو بخوبی سمجھ لیں۔

(۲) حقیقی مباہلہ اس وقت ہوتا ہے۔ جبکہ ایک فریق کو دوسرے فریق کے متعلق یہ کامل یقین ہو جائے۔ کہ وہ میری پیشکردہ صداقت کا عمداً انکار کر رہا ہے۔ یہی وجہ تھی۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اس وقت تک مباہلہ کی دعوت نہ دی۔ جب تک کہ آپ کو الہاماً حکم نہیں دیا گیا۔ اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بھی مباہلہ سے اس وقت تک اجتناب فرماتے رہے جب تک کہ اللہ تعالےٰ نے آپ کو الہاماً نہ فرمایا۔

(۳) مباہلہ مکمل بھی ہو سکتا ہے۔ جب فریقین معہ اہل و عیال مباہلہ میں شامل ہوں۔ مباہلہ میں فریقین کے علماء کا شامل ہونا بھی لازمی ہے۔ کیونکہ عوام الناس کو صداقت کی طرف لے جانا یا بھٹکانا انہی علما کے اختیار میں ہوتا ہے:۔

(۴) مباہلہ ان لوگوں سے ہونا چاہیئے۔ جو ذی اثر، بارسوخ اور سمجھدار ہوں۔ تا ان کی مقابلۃً ہلاکت کا اثر عام لوگوں پر پڑ سکے

مباہلہ پنڈی بھٹیاں

(۱) پنڈی بھٹیاں کے مباہلہ میں فریق مخالف نے باوجود ۱۵ گھنٹے ہر روز مطابق شرائط مقرر ہونے کے صرف چار گھنٹے تبلیغ ہونے دی۔ اور اس میں بھی ہماری صریح طور پر حق تلفی کی گئی یعنی خلاف انصاف تمام اجلاسوں میں پہلا وقت ہمیں دیا گیا۔ حالانکہ ہم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دعوے کو پیش کرنے والے تھے۔ اور فریق مخالف نے صرف اعتراض کرنے تھے۔ اور عام قاعدہ یہ ہے کہ آخری وقت ہمیشہ مدعی کا ہوا کرتا ہے۔ ورنہ یہ لازم آتا ہے۔ کہ معترض اعتراض تو کرتا جائے لیکن مدعی کو ان کے جواب دینے کا موقعہ نہ دیا جائے۔ اس طرح کامل طور پر اتمام حجت نہ ہونے دی گئی۔

(۲) مباہلہ کی آیت کریمہ میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ کہ مباہلہ میں شامل ہونے والوں کے لئے معہ اہل و عیال شامل ہونا ضروری ہے مگر یہاں فریق مخالف نے عمداً اس شرط سے بھی گریز کیا۔ اور باوجود ہماری طرف سے پُرزور مطالبہ ہونے کے انہوں نے اہل و عیال کو شامل نہ کیا۔ اور نہ ہی مبلغین کو شامل ہونے دیا۔ جب کہ مولوی جلال الدین صاحب شمس کے دو دفعہ للکارنے سے "کہ فریقین کے مبلغین کو تقریر شروع کرنے سے پیشتر مؤکد بعذاب قسم کھانی چاہیئے۔ کہ میں جو کچھ بیان کروں گا۔ اس میں کسی قسم کا دھوکہ یا فریب نہیں ہے۔ بلکہ میں دل میں بھی ان اقوال کا یہی مفہوم سمجھتا ہوں۔ جو میں بیان کرنے لگا ہوں۔" نیز بالفاظ ذیل مولوی محمد حسین کوٹ نارڑوی دعا کریں۔

"کہ اے خدائے علیم و خبیر میں محمد حسین ساکن قصبہ کوٹ نارڑ کا ہوں۔ میں مرزا غلام احمد کو اپنے تمام دعاوی میں کاذب مفتری اور کافر جانتا ہوں۔ اور یہ تمام مذکورہ بالا الہامات میرے نزدیک افترا یا شیطانی وساوس ہیں۔ اور تیری طرف سے نہیں ہیں پس اے خدائے قادر و قہار اگر تو جانتا ہے کہ میں اس قول میں غلطی پر ہوں۔ اور یہ تجھ پر افترا نہیں بلکہ تیری طرف سے ہیں۔ اور یہ تمام الہام تیرے ہی مونہہ کی پاک باتیں ہیں۔ تو تُو مجھ پر جو میں اس کو کافر و کذاب سمجھتا ہوں دکھ اور ذلت سے بھرا ہوا عذاب آج کے دن سے ایک برس کے اندر نازل کر۔"

غیر احمدی مولوی نے سب کے سامنے ان تجاویز کو رد کر دیا۔ اور کہا کہ قسم کھانے کی کوئی ضرورت نہیں۔ اور مندرجہ بالا دعائیہ الفاظ کہنے سے بھی صاف گریز کر کے اپنا جھوٹا ہونا ثابت کر دیا۔ اور دعا کے وقت علیحدہ دور ایک کونہ میں دبک کر بیٹھ گیا:۔

(۳) بجائے اس کے کہ ذی اثر بارسوخ اور سمجھدار مباہلہ میں شامل ہوتے۔ فریق مخالف نے اپنی طرف سے ایرے غیرے نتھو خیرے شامل کر لئے۔ حالانکہ ہماری طرف سے یہ مطالبہ کیا گیا۔ کہ عالم کے مقابل پر عالم۔ ذی اثر کے مقابل ذی اثر اور بارسوخ کے مقابل پر بارسوخ آدمی ہماری طرف سے شریک ہوگا مگر مخالف فریق نے اس مبنی بر انصاف مطالبہ کو ٹھکرا دیا۔ اور اس طرح مباہلہ کی تمام شقیں غیر مکمل رہ گئیں۔ اور مباہلہ کو نظارہ کا ڈھنگ دیتے ہوئے سکھا شاہی پر عمل کیا گیا۔

اندریں حالات مباہلہ کا اثر بالکل نمایاں ہونا مشکل تھا۔ کیونکہ خدا تعالےٰ ظالم نہیں جب کہ اس کی قدیم سے سنت چلی آئی ہے کہ نبیوں کی پیشگوئیاں تک بھی جو کہ مباہلہ سے زیادہ حیثیت رکھتی ہیں۔ الٰہی مشیت کے ماتحت ٹل جایا کرتی ہیں۔ جیسا کہ حضرت یونس علیہ السلام کی پیشگوئی:۔

نیز اس مباہلہ میں چیلنج مباہلہ غیر احمدیوں کی طرف سے تھا۔ اس لئے ہم پر کسی قسم کی زد نہیں پڑ سکتی۔ غیر احمدی مباہلین کی طرف سے کہا گیا ہے۔ کہ ہم نے مرزا صاحب کی صداقت پر مباہلہ کیا۔ اور وہ چونکہ نبی تھے اور ہم منکر اس لئے عذاب ہم پر آنا چاہیئے تھا۔ حالانکہ اگر مباہلہ صحیح طور پر کیا جاتا۔ تو مباہلہ کا اثر اس وجہ سے ہم احمدیوں پر ہونا چاہیئے تھا۔ کہ فریق ثانی کے مسلمات میں سے ہے۔ کہ احمدیوں کا نبی نیا۔ احمدیوں کی شریعت نئی۔ احمدی آنحضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی توہین کرنے والے حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت امام حسین علیہ السلام کی ہتک کرنے والے اور خدائی کے دعویدار کے مرید ہیں۔ مگر اللہ تعالےٰ کے فضل سے تمام احمدی محفوظ رہے۔

مخالفین کی ستم ظریفی

لیکن ہمارے مخالفین کی ستم ظریفی ملاحظہ ہو۔ انہوں نے ۳ مئی کے اخبار "احسان" اور "مجاہد" میں "مسلمانوں اور مرزائیوں کے مباہلہ میں مسلمانوں کی فتح ایک سال کی معینہ مدت میں مرزائیوں کی خانہ بربادی!" "معرکہ حق و باطل میں حق کی عظیم الشان فتح اور باطل کو شکست فاش" "جاء الحق و زھق الباطل" کے جلی عنوانات کے ساتھ اپنی جھوٹی فتح کی ڈینگیں ماری ہیں۔ مضمون کے لکھنے والے احراری صوفی محمد اسمٰعیل سکرٹری مباہلہ پنڈی بھٹیاں نے اپنی کامیابی کا یہ ثبوت دیا ہے۔ کہ "ہمارے تمام دوست جو مباہلہ میں شریک تھے۔ صحیح و سالم موجود ہیں۔ البتہ مباہلہ کرنے والے مرزائی پنڈی بھٹیاں سے غائب ہیں۔ اور ان کے متعلق یہ بھی معلوم نہیں۔ کہ وہ کہاں ہیں۔ اور کس حالت میں ہیں۔ خداوند کریم نے ان کے کاروبار تباہ کر دیئے ہیں۔ اور وہ پنڈی بھٹیاں سے ہجرت کر گئے ہیں۔ کیا یہ اس بات کا ثبوت نہیں۔ کہ مرزا قادیانی اور اس کے ماننے والے فریبی اور جھوٹے ہیں"۔

صوفی موصوف نے پہلا جھوٹ یہ بولا ہے کہ مرزائی غائب ہیں۔ میں ان سے حلفاً پوچھتا ہوں کہ کیا ہمارے دو مباہل میاں احمد الدین صاحب و میاں مولا بخش صاحب کوٹ شاہ عالم متصل پنڈی بھٹیاں میں ہمیشہ سے نہیں رہتے۔ اور اب بھی وہاں نہیں ہیں۔ نیز کیا آپ حلفاً بتا سکتے ہیں۔ کہ ماسٹر غلام محمد صاحب عرف پسر میاں محمد مراد صاحب عرصہ پانچ سال سے قادیان میں ملازم نہیں ہیں۔ پھر کیا آپ کو معلوم نہیں۔ کہ میاں اللہ بخش صاحب عرصہ چھ سال سے موضع کلسیاں متصل بھاگا بھٹیاں میں معہ اہل و عیال نہیں رہتے۔ کیا میاں محمد مراد صاحب کے صالح نگر ضلع آگرہ میں برائے تبلیغ جانے کا تم کو علم نہیں ہے۔ کیا میاں عبد العظیم صاحب لاہور میں کاروبار نہیں کر رہے۔ اور میں معہ اہل و عیال سارا سال اور میاں علی محمد صاحب بھی پنڈی بھٹیاں میں موجود نہیں رہے۔ کیا آپ حلفاً کہہ سکتے ہیں۔ کہ ہم آٹھوں احمدی مباہلین بخیر و عافیت اپنی اپنی جگہ موجود نہیں ہیں۔ اور تمہیں ہمارا علم نہیں۔ کیا آپ لوگ تو جہاں چاہیں پھر سکتے ہیں۔ مگر احمدی مباہلین کا پنڈی بھٹیاں سے کہیں ضروریات کے لئے جانا آپکے نزدیک انکی شکست اور آپ کی فتح ہے

اگر یہی فتح ہے۔ تو اسی اصل کے ماتحت ہماری فتح کا اقرار کیجئے۔ کیونکہ آپ کے مباہل شیخ دوست محمد بھیپھرا کو عطاری کی دکان چھوڑ کر کلکتہ جانا پڑا۔ یہ پہلے ہماری فتح ہوئی۔ نیز میرے والد میاں رحمت اللہ صاحب غیر احمدی مباہل تا حال چنیوٹ میں ہیں۔

دوسرا سفید جھوٹ "ہماری خانہ بربادی اور کاروبار تباہ ہونے کا ہے"

میاں احمد الدین صاحب و میاں مولا بخش صاحب بدستور سابق کوٹ شاہ عالم میں کام کر رہے ہیں۔ ماسٹر غلام محمد صاحب عرصہ پانچ سال سے مستقل جگہ پر مدرس ہیں۔ میاں اللہ بخش صاحب چھ سال سے موضع کلسیاں میں اپنا کاروبار کرتے ہیں۔ جو کہ پہلے سالوں کی نسبت اچھا چل رہا ہے۔ امسال مارچ میں ان کے گھر لڑکا بھی تولد ہوا ہے۔ میاں عبدالعظیم صاحب جو پنڈی بھٹیاں میں ۱۴ روپیہ پر ملازم تھے۔ اب بفضلِ خدا آزادی کے ساتھ ۳۵ — ۴۰ روپے ماہوار کما رہے ہیں۔ اور ۳ کنال زمین بھی اب تک خرید چکے ہیں۔ میاں محمد مراد صاحب پہلے بالکل بیکار تھے۔ اب وہ خود ۱۵/- اور ان کا ایک لڑکا جو پہلے بیکار تھا ۱۷/- روپے ماہوار پر کام کر رہے ہیں۔ اور انہوں نے ایک پختہ مکان جو ۱½ کنال ذاتی زمین میں ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے دورانِ مباہلہ میں خریدا۔ میاں علی محمد صاحب کا دورانِ مباہلہ میں ۳/۴ مرض دور ہو چکا ہے۔ یہ مختصر حالات احمدی مباہلین کے ہیں۔ جن کے متعلق لکھا گیا ہے۔ کہ ان کے کاروبار تباہ ہو گئے۔ اور معلوم نہیں۔ کہ وہ کس حالت میں ہیں۔

ہمیں سیکرٹری صاحب کے اس بیان سے اتفاق ہے۔ کہ ہمارے دو آدمی میاں محمد مراد صاحب اور میاں عبدالعظیم صاحب پنڈی بھٹیاں سے ہجرت کر گئے ہیں۔ میں پوچھتا ہوں۔ کہ ہجرت کون لوگ کرتے ہیں۔ اور کس لئے کرتے ہیں؟ آؤ میں بتاؤں۔ کہ ہجرت صرف نبیوں کی جماعت کفار کے مظالم کی وجہ سے کرتی ہے جیسا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے صحابہؓ کو اہل مکہ نے تنگ کیا۔ تو بعض مسلمان صحابہ حبشہ کو اور بعض مدینہ منورہ کو ہجرت کر گئے۔ کیا آپ ان صحابہ کے متعلق کہہ سکتے ہیں۔ کہ (معاذ اللہ) ان کی خانہ بربادی ہو گئی ہاں کفارِ مکہ یہی کہتے تھے۔ جو آپ لوگ ہمیں کہہ رہے ہیں۔ آپ کو معلوم ہونا چاہئے۔ کہ مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے بعد ہم لوگ قادیان کو مقدس زمین سمجھکر وہاں رہائش رکھنا اپنی خوش قسمتی خیال کرتے ہیں۔ پھر اس میں خانہ بربادی کیسی۔ ہم تو اپنے حقیقی گھر میں آباد ہیں۔

غیر احمدی مباہلین کی حالت

اب آپ اپنے دعوے صحیح وسالم ہونے کی حقیقت سُن لیں۔ آپ نے لکھا ہے۔ کہ "کسی قسم کا عذاب ہم پر نہیں آیا۔" آپ کے اس بیان سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ عذاب بھی کئی قسم کا ہوتا ہے۔ کیا واقعی تم سب پر کسی قسم کا عذاب نہیں آیا؟ کیا غلام محمد حسن و محمد حسین حسن کی ہمشیرہ اس سال کے اندر بیوہ نہیں ہو گئی۔ کیا غلام محمد اور اس کی بیوی کی ناچاقی اس کی خانہ بربادی کا موجب نہیں بنی۔

پھر غلام حیدر ودھاون مباہل کا آپ لوگوں کے ہاتھوں کیا حشر ہوا۔ کیا آپ لوگوں نے اس کے ساتھ مکمل بائیکاٹ نہیں کیا۔ کیا اس بات سے غلام حیدر کو خوشی ہے؟ شیخ دوست محمد ودھاون کے جوان بھانجے کے اسی سال فوت ہو جانے سے اس کو خوشی نصیب ہوئی ہے؟ کیا آپ خود دو ماہ بیماری کی وجہ سے چارپائی پر خوشی سے لیٹے رہے؟ کیا ہمارے والد صاحب غیر احمدی مباہل کی زندگی اپنے بھتیجوں اور اپنے غیر احمدی لڑکوں کی وجہ سے دورانِ سال میں آرام سے گزری؟ کیا مباہلہ کا چیلنج دینے والے غیر احمدی مسمی جلال الدین کو ایک ہندو کے قتل کے سلسلہ میں ہتھکڑی نہ لگائی گئی اور چھ سات ماہ سخت مصیبت میں مبتلا نہ رہا۔ حبیب اللہ کلرک نہر امرتسری جس کو مباہلہ کے موقع پر مدعو کیا گیا تھا۔ اور اس نے ایک تقریر بھی کی تھی۔ اس کو ذلت ورسوائی کے ساتھ ملازمت سے معطل نہیں کر دیا گیا

سیکرٹری صاحب! دورانِ سال مباہلہ میں ہر قسم کی غمی آپکے اور آپ کے مباہلین کے حصہ میں آئی۔ مگر پھر فتح بھی تمہاری ہی! احمدی مباہلین کو اللہ تعالیٰ کے فضل سے سر درد بھی نہ ہوئی۔ اور پھر بھی جھوٹے ہم ہی رہے:

(خاکسار حافظ محمد عبداللہ احمدی از پنڈی بھٹیاں)

تحریکِ جدید کا مالی مطالبہ اور مخلصینِ جماعت

کریما! صد کرم کن بر کسے کو ناصرِ دین است — بلائے او بگرداں گر بہ آفت شود پیدا

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہُ اللہ تعالیٰ کی تحریک جدید کے بارہ میں ہر مخلص احمدی یہ یقین واثق رکھتا ہے۔ کہ حضور جماعت سے جو مطالبات فرما رہے ہیں۔ وہ سب منشائے الٰہی کے ماتحت اور اسی کا نام دُنیا میں بلند کرنے کے لئے ہیں۔ اور ان کے بروقت پورا کرنے میں ہی اللہ تعالیٰ کی رضا اور اس کی خوشنودی ہے۔ پس ہر مخلص کا پہلا فرض یہ ہے۔ کہ وہ احمدیت اور اسلام کی مدد کے لئے حضور کے ہر مطالبہ کو پورا کرے۔ اسی جذبہ کے ماتحت مخلصین نے مالی تحریک جدید میں حصہ لیا۔ اور بفضلِ خدا آئندہ بھی حصہ لیں گے۔ تا مسلسل عملی قربانی کا ثبوت پیش کر کے جہاں وہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو جذب کرنے والے ہوں۔ وہاں ان کی ترقی مدارج کا بھی باعث ہو۔ اگرچہ مخلصین جماعت اپنے وعدوں میں مزید اضافہ کر کے اپنے اخلاص کا ثبوت پیش کر رہے ہیں۔ لیکن وہ مخلصین بھی جن کے پاس تحریک جدید کے چندہ میں پیش کرنے کے لئے کچھ نہ تھا مگر ان کے دل میں یہ خواہش اور تڑپ تھی۔ کہ کسی طرح تحریک جدید میں حصہ لیں۔ ان کے لئے بھی اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے سامان کر رہا ہے۔ چنانچہ بیرونِ ہند کی جماعت کے ایک عہدہ دار لکھتے ہیں۔ کہ ایک دوست (جن کا نام ظاہر کرنے کی اجازت نہیں) کے پاس چندہ تحریک جدید میں ادا کرنے کے لئے کچھ نہ تھا۔ اور تھے بھی بیکار۔ مگر باوجود ان حالات کے ان کے دل میں تڑپ تھی۔ کہ جس طرح ہو۔ چندہ تحریک جدید میں ضرور حصہ لینا ہے۔ ان کی اس تڑپ کو اللہ تعالیٰ نے دیکھا۔ اور ان کے لئے ایک جگہ ملازمت کا سامان ہو گیا۔ عہدہ دار صاحب نے لکھا ہے۔ کہ اس دوست کو جب پہلی تنخواہ ملی۔ تو وہ سب سے پہلے میرے پاس آئے۔ اور انہوں نے کہا۔ یہ لو میری نصف تنخواہ ۱۳۴/- روپیہ۔ اسے تحریک جدید میں سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہُ اللہ تعالیٰ کے حضور پیش کر دیں۔ چنانچہ ان کی رقم وصول ہو کر حضور ایدہُ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں پیش ہو چکی ہے۔ اور ان کے لئے حضور کی خدمت میں دعا کی درخواست کی گئی ہے ؎

کریما صد کرم کن بر کسے کو ناصرِ دین است — بلائے او بگرداں گر بہ آفت شود پیدا
چناں خوش دار او را اے خدائے قادرِ مطلق — کہ در ہر کار و بار و حال او جنت شود پیدا

ان مخلصین سے جن کے وعدہ کا وقت آگیا ہے۔ یا ان کا وعدہ یہ ہے۔ کہ دورانِ سال میں وعدہ پورا کر دیا جائے گا۔ اور باوجود سال میں سے چھٹا مہینہ گذرنے کے اب تک وعدہ انہوں نے پورا نہیں کیا۔ ان سے التماس ہے۔ کہ وہ اپنے وعدوں کو یاد رکھتے ہوئے جلد تر پورا کر کے اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کریں۔

زمیندار جماعتوں کے وعدے بالعموم فصل کے ہیں۔ اور اس وقت فصل نکل رہی ہے۔ اس لئے کارکنانِ جماعت وعدہ کرنے والے مخلصین کو ان کے وعدے یاد دلا دیں۔ تا وہ خود بخود ادا کر کے اپنا عہد پورا کریں:

(فنانشل سیکرٹری تحریک جدید۔ قادیان)

احرار کانفرنس امرتسر کا دلچسپ ترین ریزولیوشن

احرار کانفرنس امرتسر کا دلچسپ ترین ریزولیوشن وہ ہے۔ جو مرزائیوں کے بائیکاٹ کے متعلق ہے معلوم ہوا ہے۔ کہ اس ریزولیوشن کا دائرہ عمل صرف میونسپلٹی ڈسٹرکٹ بورڈ اور اسمبلی تک ہی محدود نہ رہیگا۔ بلکہ ہر ایک احراری اس پر انفرادی طور پر چلکر ریزولیوشن کو عملی جامہ پہنانے کی کوشش کریگا۔ ایک احرار لیڈر نے تو اپنے پیرؤوں کو یہانتک مشورہ دیا ہے۔ کہ وہ ہمیشہ اپنے پاس ایک ڈھول گلے میں باندھے رکھیں۔ اور سفر کرتے وقت گاڑی میں سوار ہونے کیلئے سٹیشن پر پہنچیں۔ تو گاڑی میں قدم رکھنے سے پیشتر اس بات کا پتہ کرلیں۔ کہ یہاں کوئی مرزائی تو گاڑی پر سوار نہیں ہو رہا۔ کیونکہ وہ گاڑی انکی سواری کے قابل نہیں رہتی۔ جس میں ایک بھی مرزائی سوار ہو۔ (روزنامہ ہندو۔ لاہور)

احرار کی پلاؤ کانفرنس امرتسر

مندرجہ بالا عنوان سے معاصر سیاست نے احرار کانفرنس امرتسر کے حسب ذیل دلچسپ حالات شائع کئے ہیں۔

۱۔ احرار کی پلاؤ کانفرنس کے قریب قوالی کا عظیم الشان دیوان منعقد ہو رہا تھا۔ باوجود احراریوں کے سنہری و رُوپہلی ٹکٹ دینے کے لوگ مجلس قوالی کی رنگینی کو احرار کے مسلم کش جلسہ سے ترجیح دیتے تھے۔ (۲) صبح کے اجلاس میں سوائے چند کرایہ کے آدمیوں کے کوئی شریف شہری شامل نہ ہوا۔ تو احراری صدر نے اعلان کر دیا کہ امرتسر شہر کے سب لوگ پنڈال سے باہر چلے جائیں کیونکہ ہمیں رات کے تارکول والے واقعہ کی بنا پر جان و مال کا خطرہ ہے (۳) حضرت نائب امیر ملت کا فتویٰ شائع ہوا ہے کہ از روئے شریعت احرار کانفرنس میں شامل ہونا حرام اور قطعی حرام ہے۔ لوگوں پر اس کا بڑا اثر ہوا ہے۔ آج سارا دن احرار کے پنڈال میں خاک اڑتی رہی۔ (۴) امیر شریعت کے دولتکدہ پر علمائے کرام کے لئے پلاؤ زردہ قرنی۔ روغنیات و مقویات کا سپیشل انتظام بعض سیر چشم مولانا سے جاتے اور قلفی کو ملا جلا کر کھاتے رہے ہیں۔ (۵) احراریوں کے رنگ اڑے ہوئے اور چہرے اترے ہوئے نظر آتے ہیں گھبرائے گھبرائے پھرتے ہیں شاید مخالفت حق کا خوف کھا رہا ہو۔ (۶) احرار کا اجلاس بالکل ناکام رہا۔ شہر کے لوگ شامل نہ ہوئے۔ صرف باہر کے والنٹیر گھومتے رہے بازار وہاں بالکل بے رونقی اور بے حسی تھی۔ صرف دو جگہ احرار نے اپنے خرچ پر جھنڈیاں لگوائیں (۷) بوکھلائے ہوئے احراری لیکچراروں نے اپنے مخالفین کو پانی پی پی کر کوسا۔ اور مغلظات سنائیں۔ (۸) اندرون دروازہ ہاتھی گیٹ مسجد لوہاراں میں دیوار پر یا محمدؐ مقدس نام منقش تھا۔ احراریوں نے گھر بچ دیا لوگوں میں سخت ہیجان پھیل گیا۔ آخر عطاء اللہ بخاری نے بحیثیت امیر شریعت بیچ میں کود کر یہ فیصلہ دیا کہ یا محمدؐ کے الفاظ کاٹنے میں آنحضرتؐ کی ہتک نہیں ہے۔ صلح حدیبیہ پر کفار مکہ نے رسول اللہ کے لفظ کاٹے اور محمدؐ کے بغیر رکھے آج احرار نے وہ بھی کاٹ دئے۔ پہلے مسجد شہید کرائی تو کہا کہ کوئی ہرج نہیں۔ آج لفظ یا محمدؐ پر ہاتھ صاف کیا۔ کل اسلام اور خدا کی باری لے آئینگے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

محکمہ ریلوے میں ملازمت کیلئے تعلیم پانیکا موقع

ایجنٹ نارتھ ویسٹرن ریلوے کی طرف سے اعلان کیا گیا ہے۔ کہ نارتھ ویسٹرن ریلوے کی میکینکل شاخ میں کام سیکھنے کے لئے امیدواروں کی درخواستیں مطلوب ہیں۔ اس موقع پر مندرجہ ذیل قسم کے کاموں کے واسطے ۴۸ آسامیوں کے لئے امیدوار منتخب کئے جائیں گے فٹر۔ بائلرمیکرز۔ سیٹشن مین۔ ٹھٹھیار وغیرہ اس میں سے ۴۲ آسامیاں مسلمانوں کے لئے اور باقی دوسری اقوام کے لئے مقرر ہوں گی۔ بشرطیکہ کمیٹی انتخاب کے نزدیک درخواست کنندہ کم از کم تعلیمی قابلیت اپر پرائمری تک ہو۔

ضروری ہوگا کہ درخواستوں کے ساتھ اصل سندات متعلقہ تعلیم و عمر ان سکولوں کے ہیڈ ماسٹروں کی دستخطی شامل ہوں جہاں سے کہ امیدواروں نے تعلیم حاصل کی ہے۔

درخواست کنندگان کی عمر یکم جولائی ۱۹۳۶ء کو پندرہ سال سے کم اور اٹھارہ سال سے زیادہ نہیں ہونی چاہیئے۔

انتخاب میں آنے والے امیدواروں کو کارخانہ میں اپنے پانچ سالہ تعلیم کے عرصہ میں حسب ذیل وظیفہ دیا جائے گا۔

سال	روپے	آنے	پائی	
پہلا سال	۰	۹	۳	یومیہ
دوسرا سال	۰	۱۲	۰	یومیہ
تیسرا سال	۰	۹	۰	"
چوتھا سال	۰	۱۱	۶	"
پانچواں سال	۰	۱۳	۶	"

ضروری ہوگا۔ کہ امیدواروں کی طرف سے درخواستیں ۲۲ مئی ۱۹۳۶ء تک مندرجہ ذیل مقامات میں سے قریب ترین ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ کے پاس پہنچ جائیں۔ دہلی۔ فیروزپور۔ کراچی۔ لاہور۔ ملتان۔ کوئٹہ اور راولپنڈی مقررہ تاریخ کے بعد آنے والی کسی درخواست پر غور نہیں کیا جا سکے گا۔ انتخاب کے سلسلہ میں پہلے تو بعض امیدواروں کو ملاقات کے لئے منتخب کر کے بلایا جائے گا۔ اس کے لئے ضروری ہوگا۔ کہ وہ ڈویژن کے ہیڈکوارٹر پر ڈویژنل سیلیکشن بورڈ کے سامنے ۵ جون ۱۹۳۶ء کو صبح دس بجے حاضر ہو جائیں۔ اس غرض کے لئے اخراجات سفر امیدواروں کو خود ادا کرنے ہونگے۔

ڈویژنل سیلیکشن بورڈ کے منتخب شدہ امیدواروں کو آخری انتخاب کے لئے ۲ جون کو ورکشاپ سیلیکشن بورڈ کے سامنے سپرنٹنڈنٹ میکینیکل ورکشاپ نارتھ ویسٹرن ریلوے مغلپورہ کے دفتر میں حاضر ہونا ہوگا۔ اس سفر کے لئے انہیں مفت پاس دئے جائیں گے منتخب شدہ امیدواروں کے لئے تقرر سے پہلے مقررہ طبی معائنہ میں پاس ہونا ضروری ہوگا۔

ناظر امور عامہ۔ قادیان

احرار کی امرتسر میں دھماچوکڑی

احرار نے امرتسر میں پچھلے دنوں جو دھماچوکڑی مچائی۔ اس کے صحیح تفصیلی حالات نہ کسی اخبار میں درج ہوئے ہیں۔ اور نہ کوئی اخبار انہیں شائع کرنے کی استطاعت رکھتا ہے۔ بشرکاء اجلاس کی زبانی معلوم ہوا ہے۔ کہ مولوی بخاری اللہ شاہ عطائی نے آخری اجلاس میں جو تقریر کی اس میں اپنی ذات والا صفات اور اپنے یاران سرائیل کے سوا باقی سب کے طاجیاں سنائیں مولانا ظفر علی خان غدار مولانا اختر علی غدار سر فضل حسین غدار ڈاکٹر محمد عالم غدار۔ تو غدار۔ میں غدار۔ یہ غدار۔ وہ غدار بلکہ زبان درازی اس حد تک بڑھ گئی۔ کہ اس گندہ دہن نے اعلیحضرت شہریار دکن کے خلاف بھی نازیبا کلمات کہہ دیئے۔ اور اس کی زبان کو ذرا لغزش نہ ہوئی۔

اس تقریر میں بعض ایسے "حقائق" بیان فرمائے گئے جن سے احرار کی "حق پسندی" اور "انصاف پرستی" کے ناقابل انکار ثبوت مہیا ہو گئے مثلاً کہا گیا کہ شہید گنج کی تحریک تمام تر سر فضل حسین اور ان کے رفقاء کی پیدا کی ہوئی تھی۔" ایک اور حقیقت ملاحظہ ہو۔ کہ "سر فضل حسین نے مکہ معظمہ کے متعلق حکومت ہند کو ایک خفیہ رپورٹ مہیا کی۔" تعجب مولوی بخاری اللہ شاہ عطائی پر نہیں۔ بلکہ ان لوگوں پر ہے جو چپ چاپ اس قسم کی ہرزہ سرائیاں سنتے ہیں اور سر اجلاس یہ نہیں پوچھتے کہ یہ کیا لغویت ہے۔ کیا مسجد شہید گنج کو میاں فضل حسین نے مسمار کیا تھا۔ کیا سرہا مسلمانوں کو میاں فضل حسین جلوس کی صورت میں لیگئے تھے بزرگان احرار کے سامنے مسلمانوں پر گولیاں چلتی رہیں اور شہدا خاک و خون میں لوٹتے رہے کیا میاں فضل حسین ایبٹ آباد سے آ کر احرار کے کانوں میں یہ فرما گئے تھے کہ تم ان شہیدوں کی خبر نہ لینا اور مسلمانوں کا ساتھ نہ دینا؟ اگر کسی نے یہ تحریک احرار کو ذلیل کرنے کے لئے شروع کی تھی۔ تو احرار کو چاہیئے تھا کہ جان ہتھیلی پر رکھکر مسلمانوں کا ساتھ دیتے اور ذلیل ہونے سے بچ جاتے۔

رہی مکہ معظمہ کے متعلق خفیہ رپورٹ۔ تو پوچھنا یہ چاہیئے کہ وہ رپورٹ کیا تھی۔ کیا میاں فضل حسین نے اس رپورٹ میں یہ لکھدیا تھا۔ کہ سرکار مکہ معظمہ پر قبضہ کر لے؟ میاں صاحب تو خود حکومت ہند میں تھے پھر حکومت ہند ہی کے پاس رپورٹ بھیجنا کیا معنی؟

میاں سر فضل حسین نے عمر بھر ایسی اسلام فروشانہ حرکت نہیں کی کہ سلطان ابن سعود کے خلاف پروپیگنڈا کریں "یوم حجاز" مقرر کرتے پھریں۔ انگریزی ایجنٹ بن کر ایک آزاد اسلامی حکومت کے خلاف جو خادم حرمین ہے سازشیں کریں۔ اور جب سلطان کے سامنے جانیکا اتفاق ہو۔ تو گھگھیا گھگھیا کر معافی مانگیں شاہ صاحب نے بڑے زور شور سے ارشاد فرمایا کہ ہم شہید گنج کی تحریک سے اسلئے الگ رہے کہ اس سے مسلمانوں اور سکھوں کے درمیان خانہ جنگی ہو جاتی سبحان اللہ کیا وجہ بیان کی ہے۔ گویا پہلے مسلمانوں اور

وصیتیں

نمبر ۴۴۶۷:۔ منکہ فضل دین ولد محمد رمضان قوم راجپوت عمر ۴۵ سال تاریخ بیعت ۱۹۰۳ء ساکن قادیان ضلع گورداسپور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۸ 11/35 حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری جائیداد اس وقت ایک مکان پختہ محلہ دارالرحمت قیمتی دو سو پچاس روپے کا ہے۔ نیز اس کے علاوہ میرا گزارہ آمدنی پر ہے۔ جو کہ ماہوار مجھکو ۔۔۔ ملتے ہیں میں 1/10 حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ میرے مرنے کے بعد اگر کوئی اور جائیداد ثابت ہو۔ تو اس کی بھی صدر انجمن احمدیہ قادیان 1/10 حصہ کی مالک ہوگی۔ العبد:۔ فضل دین بقلم خود کارکن لوکل انجمن احمدیہ قادیان۔ ۱۸ 11/35

گواہ شد:۔ محمود احمد احمدیہ میڈیکل ہال قادیان بقلم خود۔

گواہ شد:۔ محمد سعید اللہ محرر لوکل انجمن احمدیہ قادیان۔ بقلم خود ۱۸ 11/35

نمبر ۴۴۶۸:۔ منکہ حفیظہ بیگم زوجہ مولوی محمد سلیم صاحب قوم جٹ عمر ۲۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۳۲ء ساکن قادیان ضلع گورداسپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۲ 11/35 حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری جائیداد مہر مبلغ دو صد روپیہ میرے خاوند کے ذمہ واجب الادا ہے۔ نیز زیورات قیمتی تین صد روپیہ کل میزان پانصد روپیہ۔ میں اپنی جائیداد کا 1/10 حصہ انشاءاللہ اپنی زندگی میں ہی صدر انجمن احمدیہ قادیان کو ادا کر دونگی۔ اور اگر میں اپنی زندگی میں ادا نہ کرسکوں تو صدر انجمن احمدیہ قادیان کو اختیار ہوگا۔ کہ میرے مرنے کے بعد میرے ورثاء سے وصول کرلے۔

العبد:۔ حفیظہ بیگم بقلم خود ۲۲ 11/35

گواہ شد:۔ محمد سلیم خاوند موصیہ بقلم خود ۲۲ 11/35

گواہ شد:۔ منشی شفیع محمد احمدی ولد دین محمد قوم جٹ ساکن سٹھیالی ضلع گورداسپور ۲۲ 11/35

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

برہان پور ۱۴ مئی دریائے گنگا کے کنارے موضع راد حر گھاٹ میں ایک خطرناک واردات آتشزدگی سے بے شمار مکانات جل کر راکھ ہو گئے۔ ایک سو خاندان بے خانماں ہو گئے ہیں۔

قاہرہ (بذریعہ ڈاک) ایک مصری اخبار میں ایک مقالہ کے ذریعہ امام یمن کو انتباہ کیا گیا ہے۔ کہ وہ ہوشیار رہیں۔ اور اطالویوں کی حرکات و سکنات پر نگاہ رکھیں۔ امام یمن کو مخاطب کر کے روزنامہ مذکور لکھتا ہے۔ کہ حبشہ کے بعد اطالیہ کی حریص نگاہیں آپ کی طرف اٹھیں گی لہٰذا آپ کو چاہیئے۔ کہ بیدار ہو جائیں۔ اور اپنی حفاظت کا سامان کر لیں۔

بیت المقدس ۱۴ مئی۔ کل یہاں دو یہودیوں کو کسی نے گولی سے ہلاک کر دیا۔ جس کے نتیجہ میں شہر میں کرفیو آرڈر جاری کر دیا گیا ہے فلسطین کی صورت حالات میں ابھی سکون واقع نہیں ہوا۔ اور عربوں کی ہڑتال جاری ہے

لنڈن ۱۴ مئی۔ فیلڈ مارشل لارڈ ایلنبی جنہوں نے مصر اور فلسطین میں گذشتہ جنگ کے دوران میں اعلیٰ خدمات سرانجام دی تھیں۔ آج انتقال کر گئے۔

روما ۱۴ مئی۔ اطالیہ کے ایوان ناظمین نے متفقہ طور پر حبشہ کے الحاق کے احکام پاس کر دیئے ہیں۔

ادیس ابابا ۱۴ مئی۔ اطالویوں کے مسلح دستے ملک کے ان حصوں میں بھیجے جا رہے ہیں جو ابھی تک فتح نہیں ہوئے۔ ایک طاقتور حبشی سردار راس عمرو ضلع گوجم کے پہاڑوں میں ابھی تک ڈٹا ہوا ہے۔

اجمیر ۱۴ مئی۔ یہاں سے کچھ فاصلے پر ایک گاؤں سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ وہاں ایک اچھوت خاندان کی مستورات کے نقرئی زیور پہننے پر اعلیٰ ذات کے ہندو چیں بجبیں ہو گئے۔ اور اچھوتوں کو دھمکی دی کہ وہ اپنی عورتوں کے پاؤں سے چاندی کے زیورات اتار دیں۔ ورنہ ان کے پاؤں کاٹ دیئے جائیں گے۔ اسی سلسلہ میں اچھوتوں کو بری طرح زدوکوب کیا گیا۔ مزید برآں اعلیٰ ذات کے ہندو یہ خبر سن کر کہ اچھوت ایک شادی کے سلسلہ میں حلوہ پکانے والے ہیں مشتعل ہو گئے چنانچہ وہ خوفزدہ ہو کر وہاں سے اجمیر بھاگ آئے ہیں

ہاربن ۱۴ مئی ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ جاپانی فوجی دستہ کی قیادت کرتے ہوئے مانچوکو کی مشرقی سرحد پر لفٹنٹ کوا گوشی روسی فوجیوں کی گولی کا شکار ہو گیا۔ پانچ جاپانی سپاہی ہلاک ہوئے اور اسی قدر لاپتہ ہیں۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ روسی اور جاپانی دستوں میں تصادم ہو گیا۔ جس میں خونریز جنگ کے بعد جاپانی پسپا ہو گئے۔

پیرس ۱۴ مئی۔ حکومت فرانس نے شام میں جدید حادثات اور فسادات کے پیش نظر شام کی فوج میں اضافہ کر دیا ہے کل ایک فرانسیسی جہاز بیروت پہونچا۔ جس میں دو دستے گن چلانے والے اور دو توپیں چلانے والے تھے۔

واشنگٹن ۱۴ مئی ریاست ہائے متحدہ امریکہ کے وزیر خارجہ نے اعلان کیا ہے۔ کہ اطالیہ نے حبش پر جبر و تشدد سے قبضہ کیا ہے۔ لہٰذا امریکہ حبشہ میں اطالوی حکومت کے قیام کو تسلیم نہیں کر سکتا۔

روما ۱۴ مئی۔ یہاں بعض حلقوں میں اس خیال کا اظہار کیا جا رہا ہے کہ لیگ کے طرز عمل نے اطالیہ کو مجبور کر دیا ہے۔ کہ جنیوا سے اپنے اشتراک عمل کے سلسلہ کو منقطع کر دے

لنڈن (بذریعہ ڈاک) معلوم ہوتا ہے مسٹر ڈی ولیرا آئرلینڈ کے مروجہ آئین سے مطمئن نہیں۔ اس لئے وہ ایک نیا دستور اساسی مرتب کر رہے ہیں۔

شنگھائی ۱۴ مئی۔ مانچوریا میں جاپانی حکام چینیوں پر انتہائی مظالم ڈھا رہے ہیں مانچوکو کے جاپانی فوجی حکام نے بغاوت اور سازش کے الزام میں ۳۰۰ روسی اور ۶۵ چینی تاجروں کو گرفتار کر لیا۔ معلوم ہوا ہے کہ چند برطانوی فرموں کے انگریز ایجنٹوں کو بھی گرفتار کیا گیا ہے۔ ان کے خلاف اشتراکیت پھیلانے کا الزام ہے۔ ان لوگوں کو مانچوریا کی حدود سے نکل جانے کا حکم دیا گیا ہے

ہاربن ۱۴ مئی۔ اطلاع موصول ہوئی ہے

روسی مارشل بلوشر دو لاکھ روسی سپاہیوں اور ۷۰۰ بمبار طیاروں کی معیت میں مشرقی مانچوریا میں داخل ہو گئے ہیں۔

قاہرہ ۱۴ مئی۔ ٹیونس کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ طلباء نے جدید قانون تعلیم کے خلاف زبردست مظاہرہ کیا۔ تمام سکولوں اور کالجوں کے طلباء نے ہڑتال کر دی۔ پولیس اور طلباء میں زبردست تصادم ہو گیا۔ پولیس نے طلباء پر لاٹھیوں سے حملہ کر دیا۔ لیکن طلباء کی طرف سے ریوالور استعمال کئے گئے۔ پولیس نے گولی چلا دی جس سے ۲۰ طلباء زخمی ۳ پولیس افسر ہلاک اور ۱۰ مجروح ہوئے۔ پولیس نے ۳۴ طلباء کو بغاوت کے الزام میں گرفتار کر لیا۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ یہ قانون فرانسیسی زبان کے لازمی قرار دیئے جانے کے متعلق ہے۔

بغداد ۱۴ مئی۔ حکومت عراق نے حکومت برطانیہ سے عراق ریلوے کے متعلق ایک معاہدہ کیا ہے جس کے رو سے عراق ریلوے پر حکومت عراق کا قبضہ تسلیم کر لیا گیا ہے۔

ادیس ابابا ۱۴ مئی۔ اطالوی جرنیلوں نے اس افواہ کی پر زور تردید کی ہے۔ کہ ادیس ابابا میں بھرتی شروع کر دی گئی ہے۔ یا عنقریب شروع ہونے والی ہے۔

لنڈن ۱۴ مئی۔ اخبار "ٹائمز" کا نامہ نگار متعینہ ٹوکیو لکھتا ہے۔ کہ جاپانی پارلیمنٹ کے ایک خفیہ اجلاس میں امیر البحر ناگانو۔ وزیر بحر اور جرنیل ٹیراوشی وزیر جنگ نے جاپان کے روز افزوں فوجی مصارف پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا۔ کہ جاپان کو اپنی فوجی قوت اور آگے بڑھانے کا سبب محض امریکہ کی بحری قوت میں زبردست اضافہ اور روس کی جنگی تیاریاں ہیں

اوٹاکمنڈ ۱۴ مئی۔ حکومت برطانیہ اور حکومت فرانس کے درمیان گفت و شنید ہو رہی ہے۔ کہ مولی ایم کے قریب ایک مقام کی ملکیت کے متعلق جو متنازعہ ہے۔ اس کا فیصلہ عدالت سے کرا لیا جائے۔ اس سے پہلے فیصلہ کیا گیا تھا۔ کہ اس جھگڑے کو بین الاقوامی عدالت میں پیش کیا جائے۔

لاہور ۱۴ مئی۔ حکومت پنجاب نے زیر دفعہ ۱۹ انڈین پریس ایکٹ "قال ھنددوا" کی اشاعت یکم مئی ۱۹۳۶ء کو ضبط کر لیا ہے

لنڈن ۱۴ مئی۔ مسٹر بالڈون صدر اعظم برطانیہ نے البرٹ ہال میں تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ جمعیتہ اقوام میں اس قسم کی تبدیلیاں ہونی چاہئیں۔ کہ وہ حکومتیں جو ابھی تک جمعیتہ اقوام کی رکن نہیں جمعیتہ اقوام میں شامل ہو جائیں۔ نیز کہا بین الاقوامی حفاظت اور قیام امن کے لئے فوجی تعزیرات کے سوا کام چلانا مشکل ہے۔

امرتسر ۱۴ مئی گیہوں حاضر ۲ روپے ۶ آنے۔ نخود حاضر ۲ روپے سونا دیسی ۳۵ روپے ۷ آنے اور چاندی دیسی ۵۱ روپے ۴ آنے

مدراس ۱۴ مئی۔ آئندہ انتخابات کے سلسلہ میں کانگرس انتخابی مہم شروع کرنے کے لئے زبردست تیاریوں میں مصروف ہے چنانچہ مختلف پراونشل کانگرس کمیٹیوں کے صدر ۳۱ مئی کو ایک اجلاس منعقد کرینگے جس میں پراپیگنڈا کا پروگرام مرتب کیا جائیگا۔

لاہور ۱۴ مئی۔ باخبر حلقوں میں خیال کیا جاتا ہے کہ مقدمہ مسجد شہید گنج کا فیصلہ اس ہفتہ کے آخر میں یا دوسرے ہفتہ کے ابتدا میں سنا دیا جائیگا۔ معلوم ہوا ہے کہ بیرونجات سے لاہور میں امدادی پولیس بلا لی گئی ہے۔

کوچین ۱۴ مئی۔ اچھوتوں کی تحتیہ قوم کے مشہور رہنما ڈاکٹر کے۔ پی تھیل نے ایک پیغام میں اچھوتوں کی حال ہی کی کانفرنس کے متعلق لکھا ہے۔ کہ ہماری کانفرنس نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ ہندو مذہب کو ترک کر کے اپنے مشکلات کا حل تلاش کریں۔ ہمارا خیال ہے۔ کہ عیسائی مذہب قبول کرنے سے ہمارا یہ مقصد حاصل نہ ہوگا ہم سے بیشتر لوگ اس نتیجہ پر پہنچے ہیں کہ صرف اسلام ہی ایک ایسا مذہب ہے جو ہماری مشکلات کو حل کر سکتا ہے

صوفیہ ۱۴ مئی۔ شاہ بلغاریہ کی صدارت میں بلغاریہ کے جنرل سٹاف کا اجلاس ہوا۔ جس میں آسٹریا میں جبری بھرتی کے اعلان اور دردانیال کی قلعہ بندی کے مسائل پر غور و خوض کیا گیا۔ معلوم ہوا ہے کہ حکومت

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا۔ اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر: غلام نبی